ادبیات

غزل

جناب خاور جبل پوری صاحب

کہنے میں آکے اپنے دلِ مبتلا کے ہم
خود جل بجھے چراغِ تمنا جلا کے ہم

قائل کبھی ہوئے نہ مخالف ہوا کے ہم
طوفان میں بھی جلتے رہے جھلملا کے ہم

دیتا ہے ذوقِ حسن ہمیں دعوتِ نظر
کب تک رہیں گے دامنِ تقویٰ بچا کے ہم

ہرگز نہ راس آئی رہ و رسمِ عاشقی
دو ہی قدم چلے کہ گرے ڈگمگا کے ہم

اوروں کا کیا سوال کہ خود اپنی ذات سے
بیگانہ ہو گئے تمہیں اپنا بنا کے ہم

ہر وقت تھی نظر میں نئی راہ کی تلاش
ہر بار لوٹ آئے ہیں منزل تک جا کے ہم

اپنے ہی رنگ و روپ کو دیکھا پسِ حجاب
حیرت زدہ ہیں حسن کا پردہ اٹھا کے ہم

یہ فیضِ نظر ہے خاورؔ آدابِ عاشقی
سینہ پہ زخم کھاتے رہے مسکرا کے ہم